B 102 — B 102

جلد ۱۰ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۴۵

مقدمۃ الجیش

سرحدی غازی

[illegible]

خطاب لارڈ کرزن کا کھیل ہو گیا

[illegible]

دیکھیے یہ کیا کرتے ہیں

[illegible]

مبارک باد دینا ہو عید فتح

ہلال عید دیکھنے والوں نے بڑی ادھم مچائی [illegible]
کہ رمضان ختم ہوا [illegible]
[illegible] ہوا [illegible]
[illegible] شب [illegible]
[illegible] غرض [illegible]
[illegible]
[illegible] مبارک ہو [illegible]
[illegible] رمضان [illegible]
[illegible] مبارک [illegible] مبارک [illegible]
[illegible] برسوں [illegible]
عید [illegible] برسوں [illegible]
نہیں [illegible]
ہی مبارکباد دے [illegible] ہیں۔ اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی جان [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] نہیں
[illegible]

[illegible] ہم تم کو عید کی [illegible]
مبارکباد دیتے ہیں [illegible]
[illegible] عید مبارک
[illegible]
[illegible]
[illegible]

روس کے سامنے انسانی ہمدردی

[illegible]

کیا سوجھ تھی کیا دماغ تھا

[illegible]

واہ رے لال بجھکڑ

بیر جانا ہے کہ وہابی جس قدر کھوسٹ ہوتا جاتا ہے
بے غیرت ہوتا جاتا ہے۔ اب اور شرم بیچار سے لال بجھکڑ کی
کا نہیں جیسا اور گروہ شیاطین کے ہجوم میں لوگ انہیں
پچھتے تو لال بجھکڑ حضرت مولوی ابو الحق کا نام کر کہانی
نکلنے کو لکھ دیا گیا چنانچہ گزشتہ ہفتہ کو لکھ دیا زمین
ٹری اور شٹ دینے مجروں کے ساتھ ایک بکھیڑ دیا گیا تو
سبب سے کہ کہ خدا و رسول کا ذکر ہو گا جنت و دوزخ
کی حقیقت ہو گی۔ رمضان سے نماز کی تاکید ہو گی کہ وہان
نفس نفسی کا مضمون تھا کیسی نماز کیسا روزہ کیسا حج
کیسا رسول یہ بھی ڈگر رضیت کا حساب تھا۔ لال
بجھکڑ نے داڑھی شریف پر ہاتھ پھیر پھیر کر اپنی ہی
فضیلتیں بیان کرنی شروع کیں۔ تمام لکچر میں اس کا
ثابت کی کوشش کی گئی کہ علمائے اسلام ز کفر کے
فتنہ سے باہر جانتے ہیں وہ بہشت جائیں کیسے
زانے لگے کہ حدیث کردہ کو زبردستی علما زندہ ادارہ
اسلام سے خارج کر دیا۔ ہم میں کون ہے بات کی گئی ہے
کیا جائے بس پر دانشمندان نہیں کا کیا جیسے وہ تقریر سے
[illegible] نہیں ہوتے کیا دکھا سو سو کی ہمارے ہاتھ میں
نہیں ہوتا کیا ہم نماز نہیں پڑھتے کیا ہم روزہ کو فاقہ
نہیں سمجھتے۔ روزہ کا نام آتے ہی لال بجھکڑ کے ہونٹوں
پر ایسی خشکی کی پپڑیاں پڑتی تھی کہ جیسی کا دودھ
ملا دیا جاتا تھا تو فوراً ہی دودھ کا گلاس یاد آ جاتا تھا
اور بیکار دن روزہ داروں کو سالی کیلئے دو چار گھونٹ
زہر مار کر لیتے تھے اور پیر زالی نصیحت کر کہا ہم روزہ نہیں
رکھتے اور پھر مونہہ پر لعنت خدا کی۔ اور ذرا دیکھئے کیسا
کہ جیسے پہلے تھے خاموش ہو گئے شٹ شٹ۔ وہ بیچارے چلے
[illegible] کیا دانی کا اور کلام بہادر دہر یہ کر کہ اتفاق سے
اور تقریر بھی ہو رہی ہے [illegible] کر کے کیا بانی زہر اسلام
پر جو رائے اور رائے [illegible] کو حرف کی لکھتے کہ بہت کچھ [illegible]

نقلی کرشن پر لیٹرا باری

مرتا کیوں باری کی شیر قی اور پچائی کی تکلیف ہو گئی اسکی
جو اعمالیوں میں قادیانیوں کی ہرزہ میں جیسی خوشی ہوا تھا
ہے اسپر بھی تو اسکی آنکھیں نہیں کھلتی جب کوئی
غیبی تنبیہ کا موقع آتا ہے تو وہ ڈھٹائی کے ساتھ کہتا
ہے کہ انہیں ہی پر الہام ہوا ہے بتو آنکھ کی دار ہی پر وقت
اور سکو پشت دینا پڑتی ہے کیسی ہی ذلت و رسوائی
کی واردات ہو۔ وہ داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہے اور یہ
وظیفہ پڑھنے لگتا ہے کہ ہے تو کیا ہوتا ہے ہم پر بھی
کرکا ہمیشہ کے آتو جیسے ہیں جب کوئی غیبی چوٹ پڑتا
ہے مرزا فوراً ہی الہام گڑھ کے اس واردات کو
آسمانی نشانوں میں شریک کر دیتا ہے۔ چنانچہ ایک
کیس میں جو اوسپر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کا رو رہا اکو
فوراً ہی اوسنے مسیحائی کے سرٹیفکٹ میں ٹھونس کر لیا۔
اوسکو تو اسی پر فخر تھا مگر غیرت والوں کی خبر کو ششوں
نے اوس سرٹیفکٹ کو رفع کرا دیا۔ اب کیا تھا۔ اب تو
گویا مرزا کو چار چاند لگ گئے۔ جس سے آنتا نکل
آیا۔ معراج ہو گئی۔ بجائے اسکے کہ وہ عبرت کرتا
اور نادم ہو کر بیہودہ خیالات کو الٹی کھوپڑی سے
نکال پھینکتا۔ اوسنے یہ ڈھٹائی پر کمر باندھی کر
مسیحائی اور نبوت کے دعووں سے آگے بڑھ کر کرشن
ہی اوتار بن کا دعویٰ کر بیٹھا۔ جس کی بنا پر وہ مرتد
اس بنا پر کہ اہل اسلام میں سے ایک شخص نے اشتہار کیس چلا
دیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں پانچسو روپیہ جرمانہ ہو چکا
گیا تھا۔ بس یہ اسلام سے بھی خفا ہو گیا اور مسلمانوں کو
چھوڑ کر لئے ہندوؤں کا اوتار بن بیٹھا۔ اس گن پارا
سے خالی اسکا اظہار مقصود ہو گا جس میں ہوں دوشنبہ
مرتد ہوا پس ہوا اسی میں ہر برس کہیں رہا ہے کا شاخسانہ
اسکے اہل اسلام کا کیا نقصان ہوا وہ خود ہی اس مثل کا مصداق
سمجھا جائیگا بہروپ کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا (باقی آئندہ)۔

ترکی شیر بپھر گیا

کمبختوں نے ناک میں دم کر رکھا تھا ذرا ذرا سی بات پر جھپٹ آتی تو
ناک پکڑنے کو تیار۔ ذرا ذرا سے کہنے کو سر کاٹ لیں گے
مرنے پر تیار مستعد۔ غرض یہ کہ کوئی معقول وجہ ہوا
ہو مگر یہ دخل در معقول کیلئے تیار۔ دول یورپ ترکی
سلطنت کیلئے تو خدائی فوجدار بنے ہوئے ہیں مگر
اکیلے مرد میدان بنکر ترکی کا مقابلہ کرتے ہوئے
نانی مرتی ہے۔ جب دوڑتے ہیں سات پانچ
ملکر ہی دوڑتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی متفقہ
کے معاملہ میں دخل اندازی کیلئے نصف درجن
کے قریب طاقتوں نے ملکر سلطنت عثمانیہ پر
دباؤ ڈالا۔ کسی نے دو جہاز لا بٹکا گئے۔
کسی نے چار بھیجے۔ غرض یہ کہ بیڑا طوفان
بے تمیزی کا ڈھونڈ ترکی دریا کے کنارے پر
کھڑا کر دیا۔ اور لگے وہاں سے گھس پیٹھ
کرنے۔ ترکی سلطنت ان کمبختوں کی دھینگا
دھینگی پر مدت سے پیچ و تاب کھا رہی تھی اور
یہ انتظار کر رہی تھی کہ کسی وقت یہ خود
ہی زد سے تلے آ جائیں تو سب کو باندھ کر
دھر لو۔ چنانچہ اب وہی موقع ہے۔ دول یورپ
نے اپنی عادت کے موافق بیجا دباؤ ڈالا۔ تو
سلطان المعظم نے سب کو دعا بنا دی بلکہ میر البحر
حسینی پاشا کو آبنائے ڈارڈنلز کی حفاظت
کے لئے بھیجدیا۔ اور حکم دیدیا کہ دول یورپ کا
کوئی جہاز بھی اودھر رخ کرے تو فوراً ہی
اوڑا دو۔ اور ترکی فوج کو ہشیار کر دو کہ
کیل کانٹے سے لیس رہے۔ کل عثمانی علاقہ کو
فوجی افسر دیکھو ہشیار رہنا چاہئے۔ گورنران جنیلو
کے نام بھی تاکیدی حکم بھیجا گیا ہے کہ اپنی
حفاظت خوب ہی کرتا رہ کہیں۔

رحمت لاٹ کرزن بمبئی کے چھاکٹوں پر

لاٹ کرزن بہادر کی وہ آمد جو بمبئی بندرگاہ پر ہوئی تھی بمبئی کے ہر بچہ کو یاد ہے
بمبئی والوں نے چندہ کر کے اور ان کی کھال کھینچنے میں دو لاکھ کا
[illegible] ہندوستان میں غلغلہ مچ گیا۔ کوئی قوم کوئی [illegible]
[illegible] ہر جگہ جہاں لاٹ کرزن بہادر کی
[illegible] عزت [illegible] کا چرچا ہو جگہ میں سمجھنا
چاہئے کہ ہندوستان کا ہر شخص آپکے نام سے واقف ہو گا۔
[illegible] حقیقت واقف آپکے افعال و اقوال سے [illegible]
ہے۔ [illegible] لاٹ کرزن کی [illegible]
ہو گی کہ بمبئی کے چھاکٹوں کا گروہ
[illegible] تو کلیسا کا مصداق
آپکے [illegible] سے [illegible] ہو کر لطف دلاتے
[illegible] رہا ہے۔ یہ گروہ [illegible]
[illegible] میں خود بارہا ہے۔ [illegible]
[illegible] بیٹھ بازی [illegible]
[illegible] جب [illegible]
[illegible] چکا [illegible]
[illegible] کوئی چھوٹی سی ولایتی قینچی
جیب میں ڈال کر [illegible] گشت لگا رہا تھا۔
ایک بھی خرگوش (جیب کترا) پہنچے
[illegible] کان کترنے [illegible]
اس گروہ [illegible] کی آمد [illegible]
[illegible] کام [illegible]
لاٹ کرزن بہادر کی [illegible]
ایسا [illegible] بمبئی [illegible]
[illegible] لاٹ کرزن [illegible]
[illegible]
[illegible] چھوٹا [illegible] میں [illegible]
[illegible] لاٹ کرزن بہادر کی یاد گار [illegible] میں
[illegible] کیا جائے۔ [illegible]

مشاعرہ چھاکٹان بدکار

[illegible] وقت معینہ سے [illegible] آگئے کچھ
[illegible] جھاکٹوں کا [illegible]
[illegible] مینا خانہ میں [illegible]
گلاس پر گلاس [illegible] شروع کر دی گئی
[illegible]
[illegible] کرنی [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تمام [illegible] چھاکٹوں [illegible]
[illegible]
[illegible] شہرہ آفاق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چھاکٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مشاعرہ [illegible]
لاٹ [illegible] چھاکٹوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فساد کی [illegible]

لاٹ کرزن کو ٹیم پلیٹ ملا

مصرع پورا نہیں ہونے پایا تھا کہ واہ واہ مرحبا [illegible]
[illegible] کا شور [illegible]
[illegible] گلاس [illegible]
[illegible] مشاعرہ [illegible]
[illegible]
[illegible] چھاکٹ [illegible]
[illegible]
[illegible] تمام شاعر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] شعر میں [illegible]
[illegible]
[illegible] لاٹ کرزن کو ٹیم پلیٹ ملا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لاٹ کرزن کو ٹیم پلیٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(باقی آئندہ)

حج مفت کا نہیں ہے

ہندوستان سے جو حاجی روانہ ہوتے ہیں اونکو ہر سال ایک نہ ایک ایسی شکایت درپیش ہوتی ہے کہ جسکی برداشت سے وہ گھبرا جاتے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی خاص مہربانی سے بہت کچھ اون کے لئے سہولتیں کر دی ہیں۔ رقم کثیر خرچ کر کے اونکی آسائش کا انتظام کیا ہے مگر پھر بھی بدقسمتی سے اونکو راحت نصیب نہو تو گورنمنٹ اسکو کیا کرے کسیکو مسافرخانہ کا رونا ہے کسیکو قرنطینہ کا جھینکنا۔ مختلف خیال۔ مختلف مزاج۔ مختلف زبان۔ مختلف طرز آسودگی۔ کسی جگہ کے دو چار منتظم یا دس پانچ کارکن پچاس ساٹھ ہزار نفوس کو کیسے خوش رکھ سکتے ہیں۔ تعجب ہے کہ خاص نگرانی خاص انتظام پر بھی لوگ آسودگی کے معترف نہیں۔ حاجی یہ خیال کر بیٹھتا ہے کہ مسافرخانے میں بغیر پیسہ بیسٹ پڑ جانے آرام ملنا ناممکن ہے۔ ایک سکہ چہرہ شاہی کو مٹھی میں دبا کے شیک ہینڈ ہو گیا۔ تو خالی ہاتھ کا جھٹکا بھی کبھی مبارک ہو جاتا دیگا۔ اور پھر اوپر سے وہ دونوں ہاتھ کا دھکا مرنے پر سوا ڈنڈے کا حساب کر دیگا۔ مولوی جی فوراً ہی نکال باہر کریں گے۔ اور اگر جیز قہر جگہ ہی میں گئے تو منتظم اس کے پاس جا بیٹھے کرتے کہتے ہیں کہ پاسپورٹون کی کمی کچھ سے پاؤن پھیلانے بھی نصیب نہون۔

کسیکو قرنطینہ کے متعلق یہ وہم ہو جاتا ہے کہ تندرستی یا بیماری کی امتیاز قرنطینہ میں مال و اسباب کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ بات تھوڑی ہی اور کہانی طول کو پہنچی۔ دونوں [illegible]

خدا جانے کس رگ کی نشتر خبر لے

بعضے وقت نہ دو میری سمجھ میں ذاکر کی فریادیں ہوتے ہیں عرب روزگاری نہ بعض دفعہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مضمون ہو جاتا ہے۔ ایک اولٹ پھیر ہیں یہ یقینی ہے کہ جو مال جسکے ہاتھ چڑھ گیا وہ اوس کے باپ کا ہے۔

ہمنے جہان تک ان معاملات کے متعلق غور کیا۔ یہی سمجھ میں آیا۔ کہ اول تو وہ مقام ان شکایتون سے پاک ہیں اور اگر کسی کو واقعی شکایت پیدا ہوئی ہو تو اسکا باعث مزید ایسے ہی اسباب ہون گے کہ جن کا نتیجہ کم ہی نکل سکتا ہے۔ گورنمنٹ اور اوس کے حکام دور دراز مقام سے بے پروا نہیں ہیں۔ اگر فی الواقع کسی کو شکایت ہے تو وہ کھلم کھلا گورنمنٹ کی خدمت میں گذارش کرے۔ ہم کو تیاری کے اگر اوسکو اپنی شکایت کی تلافی کی امید نہو تو دوسرون کو لیئے آسایش کا انتظام ضرور ہو جائیگا۔ اول تو قرنطینہ کے ڈاکٹر ہی ایسے ہمدرد اور خیر خواہ حجاج ہیں کہ وہ خود ہی ہر شکایت کی تلافی پر کمر بستہ ہو سکتے ہیں اور اگر اون کے قابو کی کوئی بات نہو تو پھر گورنمنٹ موجود ہے

اب رہی مسافرون کی شکایت۔ اس کے لئے ہمارے بیدار مغز مسٹر عبد الحسین نگرانی کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پہلے کسی بدعنوانی کا ثبوت دیا جائے ممکن نہیں کہ مسٹر موصوف کو مسافرون کے متعلق کسی بدعنوانی کی اطلاع ملے اور اوسکا انسداد قرار واقعی نہو۔

انگلستان سے کرزن نے مصری کی ڈلی تاکی

سچ ہے بچپن طبیعت [illegible] بازی فطرت انسان کو نچلا نہیں بیٹھنے دیتی۔ اور کے مانند [illegible] اولٹ پھیر ہی کی دھن رہتی ہے ہمارے فتنہ پرداز کرزن کو جو ہند سے چھٹی پلان باندھکر رخصت ہونا پڑا تو اونہون نے سوچا کہ اس بیکسی کے ساتھ اپنے دوستون کو کیا منہ دکہائین کوئی کارگذاری تو ایسی کر جائیں کہ جس سے ولایت میں آؤ بھگت کا بازار گرم ہو جائے۔ اور پارلیمنٹ کے ممبر کرسیان چھوڑ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہون اور کہیں کہ آئیے یہان بیٹھئے اسپر بیٹھئے۔ اسی پیش بندی کے لئے کرزن دام ظلہٗ نے مصر کے پیچیدہ معاملات کی طرف نظر دوڑائی۔ یون تو سب طرح مصر پر گورنمنٹ عالیہ کا سکہ بیٹھا ہوا ہے مگر کباب میں جو ذرا سی ہڈی ہے۔ وہ مصری کی ڈلی حلق سے نہیں اترنے دیتی۔ یون تو وہ منہ کی مٹھاس سے گھل گھل کر خود ہی ایک نہ ایک روز شکم شریف میں اتر جائیگی مگر اسکو زمانہ چاہیئے۔ یہان یہ رال ٹپکی ہوئی ہے کہ وہ بے دانت لگائے نیچے اتر جائے اور آپ ہی اوتر جائے مگر ٹرکی دانت کھٹے کئے دیتی ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے اڑنگے کے علاوہ روس فرانس جرمن کی نگاہیں بھی تو لڑی ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ نے ذرا ہی دربار کا ارادہ کیا۔ اور یہ سب [illegible] بگڑ [illegible]۔ غالباً اسی انتظام کے لئے کرزن جی نے ادھر رخ کیا ہے آغاز تو وہان بالکل پرائیویٹ ہوا ہے مگر انجام دیکھو [illegible] پر جا لیا ہے [illegible] دیکھئے وہان کیا گل کھلاتے ہیں۔

معرکہ آرائی

مرگئے مرگئے مرگئے

اخباروں کے سردار اخبار فرنچ کے بہادر جرار حسینوں کے ناز برداروں میں اعلیٰ ترین زمردار میاں پنچ جہاندہ ہوت۔ آئیے میاں ست جی پرستار بعد مدت دیدار نصیب شد مرگئے مرگئے مرگئے ارے میاں کون مرگئے۔ کیا تم اونچی میت میں پہنچے تھے اونہیں مٹی دی تھی اون کی تربت پر فاتحہ پڑھی تھی۔ فرمائیے کون فرمائیے۔ ہندوؤں کے پرکار یوجاری مرگئے یا سبھا کے فاجر ملا۔ ہندوستان کے دشمن مرگئے یا جاپان کے رقیب سات سو پچانوے ہزار ڈگری کا بخار چڑھا تھا۔ جان کنی کی حالت میں زیب غلطاں و پیچاں رہے۔ اودھیر مرگئے مرگئے مرگئے۔ اجی تو کون مرگئے کس برہمن ہندو کے خاندان مرگئے۔ فرقہ کے بات سے انگریزی دست درازی سے مرگئے۔ یا سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین کے اہل عناد مرگئے۔ یا ہند کے مظلوم و چینی مرگئے۔ یا ٹرانسوال کے ہندوستانی وہاں کی گوری آبادی کے ظلم سے مرگئے۔ کون مرگیا۔ تم تو یار جیسے شیکسپیر کی ڈراما ہیلیٹ میں اوفیلیا شور و فغاں مچاتی ہے ویسے پکارتے ہو۔ کچھ معلوم تو ہوتا ہی نہیں کہ کون مرگیا۔ اجی کہ تو دیا مرگئے مرگئے۔ کیا ایک سال قحط سالی کر لوگ بھاگ مرگئے جوع سے مرگئے یا عطش سے مرگئے۔ مرتے مرگئے۔ کیسے لوگ مرگئے۔ واہ حضرت۔ خدا سلامت رکھے ہمارے مہاراجہ شری سوائی مادھو سنگھ جی کو ایک سال تو قحط سالی نیف ہی ہے سنتے کہ قحط میں لاکھا آدمیوں کی جانیں بچائیں۔ مہاراجہ موصوف نے غریب خانے کھولدئے کاروبار جاری کر دئیے۔ سدا برت بٹنے لگی۔ ہزاروں بیکانیری ان کی جانیں بچائیں۔ بھلا ایسے فیاض رحم دل عادل مزاج منصف مہاراجہ کے عہد میں کوئی بھوک سے مرسکتا ہے۔ جن کے نام کی یادگار یہ قحط بنی نوع آدم میں قیامت تک ہوگیا۔ جنہوں نے ایک لازوال شہرت حاصل کرلی۔ جو اپنی فیاضی سے ہر دلعزیز ہیں۔ بھلا ایسے راجہ کی رعایا کبھی بھوک سے مرسکتی ہے۔ نہیں اور ہی لوگ مرگئے مرگئے مرگئے پھر وہی جنون وہی خبط وہی مالیخولیا وہی سرسام کی بیماری۔ کون مرگئے روس کے جنرل مرگئے۔ فرانس کے رنڈی باز مر گئی پرنسپل قرگئے مرگئے۔ کون مرگیا۔ روس کے جنرل مرے اون سے ہمیں کیا مطلب۔ چولہو میں پڑے وہ بھاڑ میں جھونکو۔ ہمارے لیے تو سرکار انگریزی قائم رہیں۔ فرانس کی رنڈیاں مریں خواہ امریکا کی۔ ہمیں تو ہماری انگریزی ہمیں مبارک رہیں۔ کون لڑکے مرگئے یا مرد لڑکیاں یا عورتیں مرگئیں اے یار لڑکے تو پیدا ہی نہیں ہوتے۔ مر جائینگے تو ہندوستان بےستان ہو جائیگا۔ عورتیں مر جائینگی تو ہندوستان رنڈوستان ہو جائیگا۔ لڑکیاں مر جائیں تو یہ مادر بہن لوگ کس کے نکاح اور شادیاں کرائینگے۔ مرگئے مرگئے مرگئے۔ نہ کون مرگئے۔ حشرات الارض مرگئے۔ مولشیاں مرگئے۔ ہاتھی مرگئے۔ گھوڑے مرگئے گون مرگئے۔ واہ حضرت پنچ حشرات الارض مرجائیں تو کالے کیا کھائیں۔ مولشیاں مرجائیں تو انگریز لوگ کسے کھائیں۔ ہاتھی مرجائیں تو گرزن کی سجاوٹ کیسے ہو۔ ارے یار مرغ بے ہنگامہ جلال الدین تو پھر کون مرگیا۔ ہند کے دشمن مرگئے یا انکے جان شدکبپ۔ بنگالی کے تقاسے بنگالی مرگئے بڑا بھاری چل بسے۔ واہ رے میاں پنچ لاحول ولاقوۃ بیچارے بنگالی کیوں جینے لگے۔ انہوں نے کس کا خطا کی ہے۔ کیا انکو صرف اسلیئے مارنا چاہتے ہو کہ انہوں نے لارڈ کرزن سے رائے زنی کی۔ مرگئے مرگئے مرگئے۔ پھر وہی حماقت کون مرگئے۔ اچھا اب ہم سمجھے بنگالہ کے پرودبر آنریبل بابو جگدیش چندر بوز مرگئے۔ ارے بار خواہ مخواہ بزرگ خواہ گوز ارے کے صاحبزادہ صاحب اونچی جگہہ بھر گئے تو شاید آپ منشی لکشو صاحب سنی آئی اس کی بابت فرماتے ہیں۔ آپ یار تم بھی عجب ساسی خاطین ہو ساونی جگہ اون کے صاحبزادے بابو پراگ نرائن صاحب ہو گئے۔ مرگئے مرگئے مرگئے۔ اچھا تو لب جھٹ پٹ فرما دیجئے۔ ورنہ چلتے پھرتے نظر آئیے۔ اجی جناب اصل بات یہ ہے کہ جہان ہمارے شہر میں مینہ برسا تو جیسے بقال چلانے لگے کہ مرگئے مرگئے مرگئے۔ وہی راز جیسے تکو یہ سنایا گیا جنہوں نے انکا کی غرض سے ہو بات پر رکھے تھے۔ غلہ کا نرخ گراں کر رکھا تھا دور فرایہ ہے کہ آج صبح کو جو دیکھا تو چھلے چیکے نظر پڑے۔

راقم — بقالوں کا دوست

ای لبسا ابلیس آدم روئی ہست

پس بہردستی نباید داد دست

کذابوں کے سرتاج مکاروں کے چچا جان پنچ خان بہت زاد شوکتہ ہر چند آپکے تیغ اقدس سے کوئی بھی ضرر ان سنگدل سیرت انسان صورت کاذب حسین کی گندگی ہے۔ میاں پر قی آپ میں کون جوا تھے ہی انچا وفتر اقوال کھولدیجئے۔ مبارک سلطان پر کیسی

نجرہی قادیانی شیطان کے منحوس قلم سے نعوذ باللہ نہ نکلے ہیں۔ حالی اخبار کے مروجہ دماغ میں خشکی سمائی یا انکلو ہیز ہو گئی۔ ہم ہیں آپ کے قدیمی یار۔ کہاں کہاں کی ہستیاں ۔۔۔ جھونٹون کو دھتکار رہا ہو گا۔ لسان الصدق۔ الحاد جناب عالی جلوہ گر ہیں۔ معاف کیجئے غلطی ہوئی ہے ۔۔۔ آپ ہی گرانٹ روڈ کے چیاکون کی طرح بڑتا کرنے لگے ہیں۔ غرض معافی نہیں ہو سکتی۔ اول تو ہم ادبا کا ذہب مدعیین بولا جاتا ہے جنہوں نے اپنے دام تزویر میں صدہا کم نصیب مسلمانوں کو پھانس رکھا ہے۔ غالباً آپ ہند کے مسیح الدجال ہو جائے گا بانی اعلان ۔۔۔ کے منحوس اقوال کو ایک عرصہ سے سنتے ہوں گے جن ان ذات شریف کا نام معلم الملکوت ہے کی ضرورت یا وہ شہرت جو یہ ہے ۔۔۔ خرافات بکتے رہتے ہیں۔ ۔۔۔ اعمال یک شل اخبار کے کالم دن کے گندہ تذکرہ سے سیاہ ہو گئے ہیں۔ کیا کوئی تازہ واقعہ ان لوگوں الذی لا یلیق کا ہوا ہے تو جیسا ہے فرمائیے جانتے ہیں کہ مرزائیوں کی تمام قلعی کھل گئی۔ اور ساتھ ہی انکے چیلے چانٹوں کی حقیقت سے بھی پردہ اٹھ گیا جس سے عوام کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ جناب سو حشرات الارض ایک تالاب کے ہیں۔ ۔۔۔ جن لپٹے ذیشان ہر طرف کی وحشت ۔۔۔ چار پانچ چھوٹے بھیا جلدی سے اڈگل بھیجئے۔ ۔۔۔ تماشا بھی ملاحظہ کیجئے کیسی کانفرنس مسلم ہوئی تھی۔ مسیح الدجال مرحوم کے بیان اپنی فہرست بھیجوائی تھی ۔۔۔ جنکے لیے ۔۔۔ دلی کے ۔۔۔ حضرت قادیانی سے نقل کرادیا ۔۔۔ اور اپنی تقریر کو ۔۔۔

کا اعلان کیا۔ چنانچہ کئی شہر دہرادون وغیرہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع کم حاصل ہوا ہے لہذا اکثر لوگ اسی خیال پر کہ جب مرزا جی کی تقاریر میں کچھ زور ہے۔ تقریر میں اس سے بد رجہا بہتر ہو گا۔ سننے کے لئے جوق جوق آنے لگے۔ ساتھ ہی اہل اسلام بھی اس خیال سے کہ آپنے عنوان تقریر فضائل اسلام رکھا تھا۔ زبان کے دہن سے اسلام کی بات کیا کیا الفاظ نکلینگے۔ انکا تشریف آوری سے جلسہ کو پر رونق کیا۔ وہاں پر جانے سے کچھ اور ہی رنگ نظر پڑا۔ مرزا جی لگے اپنی ڈینگ ہانکنے اور خود مسرا ئیدون کی الجھنے۔ کام ایسے ہم دیکھے ہیں۔ غرض اپنے منہ میاں مٹھو بنتے رہے۔ فضائل اسلام کے متعلق پوچھئے تو منہ سے ایک کلمہ بھی نکلا نہیں۔ ۔۔۔ تقریر میں دل کے بخار کی طرح لگے علمائے کرام کو کوسنے۔ اور اولیٰ شان عالیہ میں گستاخی پر آمادہ ہو گئے۔ یہ بیچ ان بیچارے بزرگان کو زمرۂ اسلام سے بھی اپنے خارج فرما دیا۔ اور قربان مرزا جی ان ڈھٹائی کے۔ مذاکرہ میں منہ پھٹ اگر سچ پوچھئے ہم کیا کل دشنام کر رہے ہیں ان الفاظ کو بکتے ہوئے شرم بھی نہ آئی۔ ایسی شرم جو گئی ہے کہ پیش مرزا جی جو کچھ بچھے الانا ۔۔۔ کے مصداق خود اپنی کیفیت بیان کرنے لگے آپ کے جیسے شخص کی آڑ میں شکار کھیلنے والوں کو اسلام سے کیا علاقہ۔ باوجود ان اسلام ہوگئے کہ رمضان المبارک میں برسر مجلس دودھ نوشی بھی کیا تھی ہے اور فضلے کو ان کے حالی حوالی بطور تبرک ڈکار جاتے تھے۔ کہئے تو اسلام کہاں سے ۔۔۔ ہو گیا۔ ۔۔۔ اسلامی رسم ادا کرتے جتنے اتنا خیالی بھی نہ گذرا ہوگا

ہمارے کرنے کو دیکھ کر کیا کہیں گے۔ حرف دوسرے ہی نہیں۔ ذرا دنیا کی شرم دکھاوے رکھ لی ہوتی۔ دانتوا ہم تنگ ۔۔۔ ہماری بجز ریاکاری اور مکاری کے رکھا کیا ہے۔ اپنی ذمہ بھلا لینے کے لئے تمام جال پھیلائے ہوئے ہیں۔ چلئے تجھے علمائے کرام کو اسلام سے خارج کرنے کی آپ کی قلعی کھل گئی ہے۔ گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان برد۔ شہر بمبئی کے بعض ڈھیٹھ اور شریر النفس رمضان میں پردہ کی آڑ میں زہر مار کرتے ہیں لیکن قادیانی مسیح نے ان کے بھی کان کترلئے۔ ان بیچاروں کو اتنیک اسلام سے دوستی ہے۔ لیکن قادیانی جماعت کو اس پیارے مذہب سے کیا سروکار۔ جیسے عہد مسیحائی کا تو رمضان کا روزہ اور کیسی نماز۔ عوام اشتیاق میں پانچ گھنٹہ تقریر سننے کے لئے جو آئے اور وہاں پر ٹھیٹھ ناٹک فحش والا معاملہ دیکھا تقریر میں ایسے فحش لفظ کے کہ بیان سے بھی تہذیب قابلیت کا معاملہ اپ ہوتے بہت پڑے تقاریر میں مرزا جی کا نہ تو علم کہاں۔ ۔۔۔ تو کوئی اور ذات شریف چال چل رہے ہیں۔ غرض اس جلسہ سے پردہ دنیا عالم نے اچھی طرح جھوٹ سچ کی حقیقت کھول دی اور اہل اسلام کو پتہ لگ گیا کہ قادیانی پالیکا بیر کا یہ سب ڈھکوسلا ہے۔

پھر بھلا بے چارے مسلمانو خدارا ہوش میں آؤ اور ایسے جھوٹے مدعیوں سے کنارہ کشی کیا کرو

رافضی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

بقلم

شمشیر قلم لسان الصدق

چشم میگون

بدن انسان کے سب عضو پیارے ہیں لیکن سب سے زیادہ لطف ہیں نظارۂ چشم میگون میں ملتا ہے۔ غور کر کے سوچئے تو جی ہے۔ لیجئے ایسی پیاری چیز کو نرگس شہلا سے تشبیہ دیدی۔ فرض کیا کہ وہ پھول کسقدر آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے مگر استغفر اللہ کجا وہ بات اور میں کہاں۔ اوسکا آنکھ نہ جھپکانا ہی اسکا کافی ثبوت ہے کہ نرگس بیمار کو کسی کی چشم جادو نے پتھر کر دیا ہے۔ ایک تو پھول ہے جسنے چاہا سر توڑ لیا۔ جسنے چاہا اوسے دیکھ لیا۔ پیاری آنکھو۔ تم میں اور نرگس چمن میں بڑا فرق ہے وہ سیکڑوں عشاق رہے مگر تمکو تمہاری زیارت نصیب ہونا بھی نہ ہوئی چشم میگون۔ دیکھ اگر تو چاہے تربیت کر سکتی ہے کتنے غریبوں اور کتنے مریضوں کو اچھا کر سکتی ہے۔ خود بیمار ہے لیکن اپنے بیمار کو اچھا کر سکتی ہے۔ اکثروں کو یہ تمنا ہے کہ چشم مست یار ہمیں مست محبت کرشے۔ کیا یہ تیرے امکان میں نہیں کہ اونکی یہ آرزو پوری کر دے۔ کچھ نہیں ایک نگاہ ناز کافی ہے سو اداسے دیکھو جاتا ہے مگر دلکا بس ایک نگاہ سیدھا ہے فیصلہ دلکا۔ مگر میں شرط یہ ہے کہ جنکی آنکھیں بیمار ہوئیں اونکا دل بھی نرم ہو پتھر نہو۔ یہی آنکھ کبھی غریبوں کا کام تمام کرتی ہے کیونکہ جو بیچارے زیارت چشم کی امید پر آئے اور وہاں غرور حسن سے آنکھیں پھیر لی گئیں اب وہ ہیں کہ منتظر بیٹھے ہیں کہ ایک نظر ہو جائیگی۔ شاید ہو جائے مگر دلدار غرور سے التفات نہیں (یہ ایک ادائے معشوقانہ ہے) تو بیچارے شکایت بھی نہیں کر سکتے۔ پر خوش ہیں جان جاتی ہے اور انکا ناز معشوقانہ ہے۔ نرگس چمن تجھ میں یہ بات کہاں تو جسطرف دیکھتی ہے اوسیطرف دیکھا کرتی ہے۔ پھر نے کا نام نہیں لیتی چشم معشوق کا نرالا ڈھنگ ہے ذرا بات میں پھر گئی پھر وہی جھلا اور بے قصور۔ پھر کوئی کیونکر چپ رہے۔

خطا بیقصور اصغر سے پھر گئی آنکھ پھر دت کی۔

نرگس چمن تیرا اور ان آنکھوں کا کیا مقابلہ تجھمیں یہ شوخی کہاں یہ انداز کہاں تجھے کون پوچھتا ہے پیاری آنکھوں تم میں بڑی طاقت ہے جسکو چاہو مست محبت کر دو جسکا چاہو دل لیلو۔ تم خستہ دلوں میں ہر وقت رہتی ہو۔ اور تمہیں ہو کہ انکو دنیا اور مافیہا سے غافل کئے رہتی ہو۔ تمہیں ہو کہ اکثر دلوں کو لے لیا ہے۔ اور اپنا جادو کا اثر کر دیا ہے۔ اور اب جھکی جاتی اور شرمائی جاتی ہو۔ خدا کی نگاہ۔ شرم کیوں کرو۔ اسنے لیا میرا دل۔ نرگس چمن تیرا اور ان آنکھوں کا کیا مقابلہ تو بیحیا ہے بیباک۔ شرم نہیں جو سامنے ہوا اوسکو دیدے کھولے دیکھا کرتی ہے۔ پیاری آنکھوں تم میں بڑی شرم ہے۔ ایک تو یوں ہی لوگوں کو شرم سے جھک جایا کرتی ہو مگر عشاق کے سامنے تو اور ہی ادھر کا نام نہیں لیتیں۔ دیکھو یہ ٹھیک نہیں ہے اور دشمنی تو بیباک ہے سر بزم لڑ گئیں عاشق سے پھر جو چار تو شرما گئی آنکھیں۔ مگر ہم سے کیا مطلب ہمیں تو یہی ادا پسند ہے۔ اور کیوں نہ پسند ہو کوئی کھیل رہا ہے اور ہم دیکھ رہے۔ سر جھکا لیا شرما گئے روئے زیبا پر پسینہ کے قطرے نکل آئے۔ پھر بھلا ہم کیوں نہ بیقرار ہو جائیں۔ سے وہ شرمائی شوخی میں نگاہیں جھکائے غضب ہو گیا ایک نظر دیکھ لینا۔ ہم ہیں کہ محو تماشا ہیں۔ لوجہ اونسے حیا میں کچھ کرتے نہیں بنتا مجبور ہو سر جھکائے بیٹھے ہیں سے سر کو میرے سامنے نیچا کئے۔ اپنے دامن سے وہ کچھ پھیلا کئے۔ پھر بے آ گئے کچھ نہ شوخی کی چلی۔ پھر بیٹھے ہیں سر نیچا کئے۔ پیاری آنکھوں دیکھو ہم سے تمہاری چاہ ہر طرح سے تو تہمت ظاہر کر دی ایک بات باقی ہے کہ اوسمیں بھی تمکو نرگس چمن سے فائق رہنا چاہئے نرگس چمن کا یہ انداز ہے کہ ہر بلبل اور کس کس سے اختلاط کرتی ہے۔ اپنے ارمان دل کھول کر نکالتی ہے۔ سو تم کو یہ بیجا ہے۔ سب محبتیں ٹھیک نہیں ہوا کرتیں اسلئے اول تم امتحان کرلو۔ بعد کو تمہیں اختیار ہے تم نرگس شہلا سے بھی بڑھ گئیں اسکا برتاؤ تو سب بلبلوں سے یکساں ہوتا ہے۔ اور تم ہو کہ اغیاروں سے خوش اور ہم سے ناخوش۔ دیکھو یہ طریقہ اچھا نہیں۔ نرگس تیرا اور ان آنکھوں کا کیا جوڑ۔ تجھے دیکھکر وہ آنکھیں یاد آتی ہیں اور ان آنکھوں کو دیکھکر تجھے کوئی یاد نہیں کرتا اور کچھ فکر یاد کرے جب ہوش و حواس درست رہیں تب۔ اصل تو یہ ہے کہ تیری یہ ساری قدر انہی آنکھوں کی ذرا سی مشابہت سے ہے ورنہ تجھے کون پوچھتا۔ پیاری آنکھو۔ دیکھو عشاق کو تمہارا کسقدر خیال ہے اور وہ تمکو کسقدر چاہتے ہیں۔ نہیں معلوم وہ بیمار رہنا کیوں پسند کرتے ہیں اور اونکو بخموم رہنے میں کیا لطف آتا ہے۔ یہ سب اسلئے کہ تم میں لطف جادو ہے۔ چشم میگون تیرا ایک قطرہ بھر پینا کافی ہے سے ۔ قیامت چشم تو مخمور بادہ ۔ الجھا ہے صہبا کردی۔

الف

آغا نی — نوارہ مسافر اناج بہاچند

جیبوری کی بٹے بازی

میان پنچ بہادر خان نجشتہ ہمدکان اجار دکی بان

کیا جاؤ تو بمبئی کے جہان نو سبز پری کی جان گلفام کے
سیر بان - ارے ان سے تو آن بان شان شان سے
کون شان شان کرتا ہے - ابی حضرت وہ بس
لئے تو ہوا کو اب عرض ہوئے میاں خیراتی لال
بعد مدت دیدار نصیب ہوا کہاں تشریف لیگئے
تھے - ابی جناب خیر و عافیت تھی آگرا شہر کی سیر
کرنے کے واسطے گئے تھے سبز پری کو مرض پیدا
ہوگیا تھا اور کچھ دیر کو مرض ہنستا تھا بیماری تھی
بشو امبر کے فراق میں مرض مالیخولیا ہو گیا تھا -
ان کے علاج کرنے کو وہاں تشریف لیگئے
تھے تو اچھا تو آپ علاج کر آئے - ابی حضرت
علاج کیا کرنا تھا سب کو کہہ آئے کہ ڈاکٹر کنگ
کے مرسین کی گولیاں کھالو - ڈاکٹر گوردن
صاحب کی ادویات کا استعمال کر ڈالو تو ذرا
ہی چلتی پھرتی نظر آئیگی - اب فرمایئے کہ
شہر میں [illegible] سالی تو نہیں ہے [illegible] ان بیچارے
کیون [illegible] شہر کیا چیز [illegible] کر
کرتے - ارے بہتی [illegible] شدہ
مقامات تو خدا نے ریگستان بھی پیدا کئے ہے
یہاں بارش [illegible] علاوہ ازین
ہمارے ہان تو عجیب کیفیت ہے [illegible] خود بخود
اگر قحط سالی بھی ہو [illegible] مقامات
[illegible] دس سیر کا فروخت ہو [illegible] ہان
اللہ کے فضل سے پانچ ہی سیر کا [illegible]
میں [illegible] پانچ سیر ہے [illegible] پانچ
جہان تک ہی بکتا نظر آئے [illegible] شہرون میں
[illegible] دس سیر میں [illegible] یہاں [illegible]
کی صرف [illegible]
[illegible] اور [illegible] میں
[illegible] علیہ السلام میں بھی
[illegible] شہر [illegible]

یا مقلب ستان - کیا تماشا ہے یہان ریل کا چل نہیں
تار کا تانتا نہیں - کیا وجہ ہے - واہ حضرت - ریل
کی تو ایسی ریل پیل رہتی ہے کہ جنگی سٹیشن اور
لائن کلیر کی صداؤں سے دن کو امن نہ رات کو
چین - اسپیشل ٹرینیں یہاں سے جاتی ہیں -
اور تار کا دیگر مقامات کو خاصہ بھی نہیں ہوتا -
پھر کوئی وجہ بھی ہے - یہی وجہ ہے کہ یہان کی ذرہ ذرہ
جو جزو نقد میں ایسی کیمیا گری کیجاتی ہے ایسی
جان ایسی چوسی جاتی ہے - اور جادو کی ایسی [illegible]
ماری جاتی ہے - اور عصائے کلیم کا ایسا اثر ہوتا
ہے - ایسا کامرو [illegible] منتر پڑھا جاتا ہے کہ
ظاہرا اتنی کی اتنی بھری نظر پڑتی ہیں تعداد میں
اتنی ہی دکھلائی دیتی ہیں مگر در اصل [illegible]
[illegible] دیکھئے تو ایک کا نصف ہی رہجاتا ہے -
اچھا تو فرمایئے وہ کیا جادو ہے - ابی حضرت کچھ جگہ
[illegible] کر سکے [illegible] سکتا ہو تو [illegible]
[illegible] ہم جائے وہ ایسا
[illegible] اشخاص کو
معراج اور دولت حاصل ہو جائے [illegible] ذریعہ
[illegible] ایسا عجیب طلسم ہے کہ جسکے اثر سے
قالب [illegible] پرواز کر جائے اور
ظاہرا [illegible] ایسا بنا رہجاتا ہے - میان
تو یہ کیا [illegible] دن کی لگا دینگے جس سے
ساری دولت ہند میں کھنچ آوے - اے میاں [illegible]
وہ بڑا لاجواب طلسم ہے کہ جو یہاں [illegible] شاہ کو [illegible]
بنا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] حسین کو [illegible]
یا اللہ یہ کیا جادو ہے [illegible] ضرور
سیکھنا چاہئے [illegible] ہندوستان
[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] کا ہی اثر ہے اور یہاں بھی اپنے اثر ظاہر کرتا ہے
اور [illegible] میں تو وہ جادو دکھا رہا ہے وہ [illegible]
[illegible] کہ وہ [illegible] کہ یہاں [illegible]
کی جان [illegible] میان [illegible] جادو [illegible] کی
[illegible] کتاب علم [illegible]
ممالک و اقالیم کے لوگوں کا تو نام ہی نہیں سنا جسم
جہالت ضلالت کا اوتار - حماقت میں سرشار [illegible]
یہ بھی تو نہیں معلوم کہ کل چار روپیہ میں کیا کیا [illegible]
جیب میں آتا ہے کلدار اور چار شاہی روپیہ کی قیمت
میں فرق کر کے باشندے [illegible] کر بیٹھے ہیں اپنا مطلب
[illegible] کلدار کی قیمت بڑھ گئے ہیں کبھی چار شاہی
کی [illegible] دکانوں میں اپنا مطلب [illegible]
[illegible] شہر کی دولت [illegible]
[illegible] تمہارا نہ [illegible] ہوتا - تم [illegible]
[illegible] باشندے [illegible] کچھ سال [illegible]
میاں [illegible] چار شاہی روپیہ کی قیمت [illegible]
[illegible] کا مشاہرہ [illegible]
[illegible] تنخواہ [illegible] دو روپے بھی نہیں رہی [illegible]
قحط سالی کا زمانہ ہو - تنخواہ کا [illegible] ہو [illegible] کی یہ
حالت ہو کہ [illegible] فروش گندم نما [illegible] باشندے دیکھیں کیسی
حالت ہوئی جاتی ہے - [illegible] لوگوں کی عزت کو
بٹہ لگا دیا - عزت کو بٹہ لگا [illegible] بلکہ [illegible] شہر کے
[illegible] بٹہ لگنے کی وجہ بھی سن لیجئے - جب [illegible]
[illegible] زیادہ ہوا اور [illegible] کم ہو تو [illegible]
کی قیمت کم ہونا ضرور ہے اسکے خلاف اگر [illegible]
[illegible] زیادہ ہو [illegible] زیادہ قیمت ہو گی
وجہ سے زیادہ قیمت ہونی چاہئے - اسکا مفصل حال [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کی تصنیف اصول تجارت [illegible]
ملاحظہ فرمایئے [illegible] مگر [illegible]
[illegible] تجارتی اصول ہے بالکل [illegible]
اصول تجارت [illegible]

Doan's medicines

ایک لیڈی ساکن بولارم کی عجیب واقعات

مسز ... لیاس ... ایچ فلانگین ... ساکن مکان ... بولارم دکن ... ذیل کی تحریر ... ہیں
کہ ... میرے پہلو اور کمر میں ایسا شدید درد ... جیسے کوئی چھری ... مرض کا اثر خاص کر گردہ کے جانب چپ میں ... تھا۔ میرا ... ہو ... ظاہر ہونے لگے جب کبھی صبح بستر سے اٹھتی طبیعت پست اور جسم ... معلوم ہونے لگا۔ دن بھر مجھ میں کسی کام کرنے کی طاقت نہیں رہتی تھی۔ بارہا ایسا ہوا کہ عین حالت خواب میں میرا ... غشی طاری ہو جایا کرتی تھی ... دہن کا مزہ بالکل بگڑ گیا تھا ... درد پشت ... مجھے کسی کام کا نہ رکھا تھا۔ ایک ڈاکٹر نے ... دی کہ میں ... متاثر ہیں ... اور علاج کا کارگر ہونا مشکل ہے لیکن مجھے اس کے اظہار کرنے کی جرأت ہوتی ہے اور بڑی خوشی کے ساتھ میں ... کی سفارش کرتی ہوں کہ ... ڈون صاحب کی حبوب دافع درد پشت و درد گردہ کا استعمال شروع کیا میری حالت اطمینان بخش ہو گئی۔ میرے ایک دوست ... سالہا سال کے علاج کے بعد میری سفارش ... ان گولیاں استعمال کیں ... بہت ... فائدہ ... اگر آپ میری ... تحریر کو شائع کریں گے تو آپ کی ... بہتر ہوں گی ... شفا حاصل ہوگی۔ (دستخط) ... لیاس ایچ ... اگر کسی شخص کی طبیعت میں مندرجہ ذیل امراض کے آثار محسوس ہوں تو وہ ڈون صاحب کی اصلی حبوب دافع درد پشت و گردہ کو استعمال میں ...

... ایسی ... مرض ... خوفناک ... مرض ہے ... گردہ بھی ... کی ... رفتہ رفتہ ... گیا۔ ڈون صاحب کی گولیاں درد گردہ کا ... علاج ہیں ... گردہ کی ساخت ... کو ... کرتے ہیں ... سوزش ... درد پشت ... اور دیگر شکایات متعلق گردہ کو رفع کرتی ہیں۔ ڈون صاحب کی دافع درد پشت و گردہ کی گولیاں ... یا ... روپیہ میں مل سکتے ہیں ... مذکورہ بالا گولیاں کل دوا فروشوں ... یا براہ راست مالکان خانہ ... کمپنی ... دہلی ... سٹریٹ ... لندن ... سے قیمت ... ان کی ... پر بلا محصول ڈاک مل سکتی ہیں۔

روغن درازی کامل و خضاب ... بال ... یعنی ... اور ہر قسم کے بال نہایت عمدہ ... سے ملتی ہیں۔ ... تمام ... زبان انگریزی ... مرہٹی ... گجراتی ... ہونا چاہئے

مختصر فہرست

... عطر ... روپیہ ... گلاب فی تولہ ... عطر ... موتیا و شمامہ ... خس ... زعفران ... روح خس ... عطر ... روغن ... چنبیلی ... عرق گلاب و کیوڑہ ... [illegible]

مجموعہ صنائع نادرہ

منتخبات باقری

... ہر دو جلد ... فرہنگ ... قیمت ... محصول ڈاک ... ہر ... منشی محمد باقر ... کے ... قیمت ... دہلی ... مل سکتی ہے ... درخواست ... میں بہت ... ہونا چاہئے۔

نامی گرامی کارخانہ عطر شہر قنوج

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر و روغن ... ولایتی ... گلقند ... گلاب ... عرق کیوڑہ ... گلاب ... ہر ... [illegible] ... تمام ... پارسل ... قنوج ... [illegible]

جاسوسوں کی پلٹین

سینٹ پیٹرز برگ کے مزدوروں نے ایک اشتہار فوجی سپاہ کے نام جاری کر کے اپنی شورش میں شریک ہونے کی استدعا کی ہے کہ تمہارا فرض ہے کہ ایسے موقعہ پر غریب مزدوروں کا ساتھ دو ۔ اپنے حکام کی عدول حکمی کرو اور عام بغاوت میں شریک ہو جاؤ ۔

جنوبی [illegible] سے [illegible] سینٹ مالو کو جا رہا تھا یکایک فرینچ ساحل پر ڈوب گیا ۔ ۱۲۴ آدمی جو اس پر سوار تھے سب مر گئے صرف [illegible] بچ سکے ۔

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا [illegible] اپنی منزل مقصود سے صرف تین میل [illegible] بسبب کہر کے ایک چٹان سے ٹکرا گیا تھا اکثر مسافر اس وقت خواب راحت میں تھے اور کشتیوں [illegible] کی مہلت [illegible] ملی ۔ مسافروں میں [illegible] کا اور قریب [illegible] کے انگریز ہیں ۔

لنڈن [illegible] گرفتار [illegible] [illegible] [illegible] اچھا انتظام تھا ۔ [illegible] [illegible] پولیس [illegible] گرفتار کیا ۔

[illegible]

زار روس کی جانب سے ایک تازہ فرمان صادر ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آئندہ سے زراعت پیشہ اور کاشتکاروں کو انکی اراضی واپس لینے کا حق دیا جائیگا اور [illegible] جو ٹیکس اراضی ان سے وصول کیا جاتا ہے آئندہ سنہ ۱۹۰۷ء میں بالکل منسوخ کر دیا جائیگا ۔

مذکورہ بالا اعلان کی اشاعت کو مزدوروں [illegible] نے صرف ایک تسلی اور دلجوئی تصور کیا ہے اور اسے گورنمنٹی اشاعت تصور نہیں کیا ہے ۔

بفضلہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] روانہ کیا جاتا ہے ۔

مختصر فہرست [illegible] کارخانہ [illegible]

[illegible]

آج کل روس میں کسی قدر امن اور صلح قائم ہو جانے کے آثار پائے جاتے ہیں سینٹ پیٹرز برگ میں بھی امن و امان ہو گیا ہے ۔ جن [illegible] کے جہاز میں روس کی [illegible] واپسی کے وقت فتنہ اور فساد برپا کرنا چاہا تھا لیکن اسکا فوراً ہی تدارک کر دیا گیا ۔

حضور شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم نے لارڈ [illegible] کی [illegible] جماعت میں شرکت کر کے پھر ایک [illegible] [illegible]

مقام [illegible] کی ایک دوکان میں جس میں ۴۰ کے قریب مزدور رہا کرتے تھے سخت آتشزدگی واقع ہو گئی ۔ ۲۹ مر گئے اور [illegible] بالکل گھٹ گیا تھا ۔ اکثر [illegible] بڑی دلیری اور جانبازی سے جانیں بچالی گئی ہیں ۔

ڈیلی [illegible] مقام [illegible] سے [illegible] خط شائع کرتا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اینگلو تبت کا معاہدہ آخری طور پر طے ہو گیا ہے اور [illegible] دستخط ہو گئے ہیں ۔

کہا جاتا ہے کہ انگلستان نے چین کی سرپرستی تبت پر تسلیم اور منظور کر لی ہے اور اس کے عوض میں چین انگلستان کو زر تاوان ادا کریگا

بغیۃ المحتاج ترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں نہایت مستند کتاب ہے [illegible] مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں [illegible] [illegible] [illegible] مولانا مولوی حکیم شیخ احمد صاحب [illegible] مرحوم [illegible] [illegible] [illegible] اشاعت کا انتظام کیا ہے اس کتاب کی دو جلدیں ہیں [illegible] اسکی پہلی جلد چھپ کر شائع ہو گی ۔ [illegible] [illegible] انتظار کرنا پڑیگا ۔

المشتہر [illegible] [illegible]

[illegible]

مانگٹ سکے صاحب بہادر کی بعد زبان کی
... لاہور سے شملہ تک پہونچ گئیں۔

کلکتہ یونیورسٹی ایک صرف ... کو ... دیگر
... ہے بمقصد ... آف ... ساوتھ ... ہیں۔

کونسل آئین ہند کیلئے ... اجلاس کی طرف
سے نواب سید محمد صاحب منتخب کئے گئے ہیں۔

حضور پرنس آف ویلز ... انعام
کے سلسلہ میں قیمتی پیالہ مرحمت فرمایا۔ یہ پیالہ ...
نام کندہ ہے لیڈی کرزن کی ایک ... جس میں ہیرے
جڑے ہوئے ہیں۔

جارج ... ہیں ... کو ...
میں واپس کرکے قیمت ... ہیں۔

بنارس میں بنگال کا گرلس ... مرزا
... ہوگا۔

... ایک طالبعلم کو ... کرکے
... جرمانہ کی ... طالبعلم ... گورنمنٹ نے
ایک جلسہ میں ... کہ طلبہ کا فرض ہے کہ کسی گورنمنٹ کا
... ہیں ... کو ... کا ... کوشش ...
... ہوشیار طالب علم ہے۔ جرمانہ ...
ظاہر کیا گیا ہے۔

بمبئی کے ... زمان ... ہے این ... کی
... لندن میں ہی بھیجا گیا۔

... میں گورنمنٹ پولیس کا ... ایک
جا رہا ہے۔ جرکہ ... سے ... کو
... ان کہا تھا ... خلافی ...
... وہ بھی ... گئے۔

... گورنمنٹ کو ... ہو
کے ... دگی کی ... ہوا۔
نقصان زیادہ ہوا۔

اسلامی دنیا

حکومت ... نے ایک عام ...
کھول دیا ہے جس میں ممالک ایران کی تمام
دستکاریوں اور زراعتی پیداواروں کے نمونے رکھے
جائیں گے۔ ... اہل ملک ... اس ذریعہ سے
... حرفت اور زراعت کی روح سرایت
کریگی۔

جلالت مآب شاہ ایران دام ملکہٗ نے ملک
میں ... کی ... سے ... حال مختلف قسم کی
... ہیں ... علم ... کیلئے
... ہیں ... ملکی ...
... جنگی ... میں مامور ہوں گے ... لوگوں کو
۳ سال کی ملازمت کا اقرار لیا گیا ہے۔

اخبار ترجمان (اردو) لکھتا ہے کہ ...
امیر ... سید محمد رحیم بہادر خان کو حسب ذیل تحریر ...
روانہ کی۔ میں تمہاری اس محبت و اخلاص کا ...
شکر گذار ہوں جو میری ذات سے متعلق ہیں اور تمہارے
... کیسا تھ ... حکومت کرنے ... ہیں ...
... تہذیب کے راستہ پر چلانیکی کوشش کرنیکو میں
قدر کی نگاہ سے ... ہوں۔ ... کیساتھ مجھکو ...
مسرت ہوئی ... میں ترکستان کے مسلمانوں ...
... کے ساتھ ... اپنی ... دنیاوی
ترقیوں میں سرگرم پاتا ہوں۔ میں تمہاری اخلاص
مندی کی شکر گذاری کے لئے اپنی ایک ...
تصویر بھیجتا ہوں۔ کہ اسے یادگار مخلصانہ سمجھکر
آپ اپنے سینہ پر بطور نشان لگاؤ گے۔
... ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

طفلیس کے مسلمانوں نے قفقاز کے گورنر

جنرل سے ایک ... کی اجازت
چاہی ... سے ... وقت ...
کیا گیا۔ گورنر ... غور کرنے کے بعد اجازت
دینے کا وعدہ کیا۔ اس انجمن کا منشا یہ ہے کہ
بڑے بڑے ... لوگ جمع ہوکر مسلمانوں کی
فلاح کی تجویزیں سوچیں۔

مسئلہ مقدونیہ۔ مقدونیہ کی مالی نگرانی
کا مسئلہ ابھی تک قابل اطمینان طور پر فیصل نہیں ہوا
دول یورپ اپنی خواہشات منوانے پر آمادہ
ہیں۔ اور گورنمنٹ عثمانیہ اوسے منظور نہیں کرتی
اگرچہ بعض یورپین حکومتیں بالبداہت کے منشا سے
متفق ہیں اور کافی اہتمام کی ضمانت لیکر مسئلہ
طے کر دینا چاہتی ہیں۔ ... عثمانی تو ابتدا تک
ہے کہ ایک کونسل جنرل ابھی ... وقت دکھا
... کہ یہ ... ہیں کہ
... کی گورنمنٹ ... کی تقرری منظور کرلی
ہے ... مالی ... کو بھی ... منظور
کرلیتی۔ سبحان اللہ ... کوشش ...
حملہ سے ... رہی ہے۔

ایک تازہ تار منظر ہے کہ اعلیٰ حضرت والا قدر
سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے دول یورپ کی تجویز
دربارہ مقدونیہ کو نامنظور اور خارج کر دیا۔

ایک اور خبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت
سلطان المعظم نے امیر ... حسینی کو ... کے ...
کے ... کر دیا ہے اور ... پاشا کو کامل ہدایتیں کردی
ہیں کہ ان ... کے کل عثمانی علاقہ جات کے افسروں کو
... کا حکم دیا جائے تاکہ وقت
ضرورت دول یورپ کے حملہ سے محفوظ رہیں۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔